شیخ سعید حوٰی اور ان کی تفسیر: ایک مطالعہ

عبدالروف *

جمیل احمد نتکانی **

Abstract

There are many schools of thoughts about coherence of The Holy Quran. The first school of thought is perceives as a collection of verses revealed in a peace where blocks of topics are randomly placed in surah without specific structure. The second view is that surah is perfectly linked to other coherence and content inside the surah with one another. Third view is that all surah of the Holy Quran is perfectly linked with the second surah of Quran which name is Al Baqarah and the Al Baqarah is linked with the Surah Al Fatihah and the surah Al Fatihah is the main theme of Quran. One of the important proponents of this view is Saeed Hawwa (1935-1989). They perpose the term as *nazarya alwahdah almozoeyah alquranyah*.

This paper argues the principal of understanding the coherence of the Quran and it will not be correctly understand without it. In order to clarify the concept surah al-Baqarah will be used as example to exhibit the coherent model in the Quran. The paper purposed a general frame work for learning the Holy Quran as a model for performing the *Alasas Fil Tafseer* as a critically important activity related to coherent view of al-Quran.

KEYWORDS*: Coherent view of al Quran , nazam al Quran ,alasas fil tafseer.*

* عبدالروف، پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

** ڈاکٹر جمیل احمد نتکانی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

"الاساس فی التفسیر" کا تعارف و خصوصیات

مفسر کے خالات زندگی اور تعلیم و تربیت

سعید بن محمد دیب حویٰ ۲۷/ستمبر ۱۹۳۵م کو قصبہ علیلیات شام میں پیدا ہوئے۔ جو ملک شام (سوریہ) کے چوتھے بڑے شہر حماۃ کے جنوب میں واقع ہے۔ (۱)

ان کے والد محمد دیب حویٰ ایک غریب آدمی تھے اور بازار میں سبزی کا کام کرتے تھے۔ ان کا تعلق شام کے مشہور قبیلہ عشیرۃ الموالی سے تھا۔ یہ قبیلہ بنو نعیم (۲) کی ایک شاخ ہے۔ (۳) سعید حویٰ کے والد ایک بہادر انسان تھے۔ جنہوں نے اپنے دور میں فرانسیسی استعمار کے خلاف جہاد میں بھی حصہ لیا۔ سعید حویٰ کے بچپن میں ہی ان کی والدہ وفات پا گئیں۔ (۴) ان کی تربیت ان کی دادی نے کی۔ انہوں نے بچپن سے ہی ان پر خاص توجہ دی اور ان میں محبت، مروت، سچائی، اور وفا جیسی خوبیاں کوٹ کوٹ کر بھر دیں۔ (۵)

ابتدائی تعلیم

سعید حویٰ کو بچپن سے ہی پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے بچپن میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا اور تلاوت میں بھی کمال حاصل کر لیا۔ وہ شہر کی مختلف لائبریریوں میں جاتے اور سارا سارا دن بیٹھ کر پڑھتے۔ خاص طور پر حماۃ شہر کی مسجد مدفن کی لائبریری میں بیٹھ کر انہوں نے بہت مطالعہ کیا۔ انہوں نے لغت، تاریخ، فلسفہ، اخلاق، ادیان اور دیگر تمام علوم میں بہت گہرا مطالعہ کیا۔ انہوں نے ۱۹۴۸ء تک شام کے نظام تعلیم کا ابتدائی مرحلہ اعدادیہ اور ۱۹۵۵ء تک مرحلہ الثانویہ کی تعلیم مکمل کر لی۔ (۶)

اعلیٰ تعلیم

سعید حویٰ نے نوجوانی میں ہی اشتراکیت، قومیت، جدیدیت اور اخوان المسلمین کے افکار کا گہرا مطالعہ کیا اور ۱۹۵۲ء میں اخوان المسلمین میں شمولیت اختیار کی اور اخوان المسلمین میں اپنی شمولیت کو اپنی زندگی کا اہم کارنامہ قرار دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ۱۹۵۶ میں جامعہ دمشق کے کلیہ الشریعہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے ۱۹۶۱ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے اپنی تعلیم کے دوران ڈاکٹر مصطفی السباعی، مصطفی الزرقا، محمد المبارک، فوزی فیض اللہ جیسے مشہور اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ اسی طرح فقہ میں شیخ محمد الی اور الشیخ محمد الہاشمی سے بہت استفادہ کیا۔ (۷)

۱۹۶۳ء میں وہ فوج میں شامل ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں انہوں نے شادی کی۔ ان کے چار بچے ہوئے۔ جن میں تین بیٹے، محمد، احمد، معاذ اور ایک بیٹی شامل ہے۔ اس کے بعد ۱۹۶۶ء میں وہ سعودیہ چلے گئے۔ انہوں نے ۱۹۷۱ء تک وہاں قیام

کیا اور مختلف علمی کانفرنسوں، مجلسوں میں شرکت کی، نیز مختلف جامعات میں درس و تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیے۔ ۱۹۷۱ء میں سعودیہ سے شام واپس آئے اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ ۱۹۷۳ء میں اسلامی حکومت کے قیام کے مطالبے پر انہیں گرفتار کر لیا گیا اور ۱۹۷۸ تک تقریباً پانچ سال قید رہے۔ اسی قید و بند میں ہی انہوں نے اپنی مشہور تفسیر "الاساس فی التفسیر" تحریر کی۔ (۸)

رہائی کے بعد اخوان المسلمین کی طرف سے انہوں نے دنیا کے مختلف ممالک کا سفر کیا۔ جن میں سعودی عرب، کویت، متحدہ عرب امارات، عراق، اُردن، مصر، پاکستان، امریکا اور جرمنی شامل ہیں۔ سیاسی مصروفیات کی وجہ سے وہ بیمار ہو گئے اور کافی کمزور ہو گئے۔ ۱۴/ دسمبر ۱۹۸۸ء کو ان پر فالج کا حملہ ہوا اور وہ قومے میں چلے گئے اور ۱۹/ اگست ۱۹۸۹ء بروز جمعرات اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (۹)

تصنیفات

- شیخ سعید حویٰ نے بہت ساری ضخیم کتب تصنیف کیں۔ ان کی تالیفات کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: منہج اصول ثلاثہ، اس میں ان کی تین کتب شامل ہیں۔ ۱۔ **اللہ جل جلالہ** ۲۔ **الرسول ﷺ** ۳۔ **الاسلام**
- منہج فی الأساس: اس سلسلہ میں بھی تین کتب ہیں۔ ۱۔ **الأساس فی التفیسر** ۲۔ **الأساس فی السنة وفقهها** ۳۔ **الأساس فی قواعد المعرفة وضوابط الفهم للنصوص**
- منہج تزکیہ و تربیت: اس سلسلہ میں بھی تین کتب ہیں۔ ۱۔ **تربیت الروحیه** ۲۔ **المستخلص فی تزکیه الانفس** ۳۔ **مذاکرات فی منازل الصدیقین و الربانبین**
- منہج اخلاقیات: اس سلسلہ میں گیارہ کتب ہیں۔ ۱۔ **تربيتنا الروحية** ۲۔ **المستخلص في تزكية الأنفس** ۳۔ **مذكرات في منازل الصديقين والربانيين** ۴۔ **جند الله ثقافة وأخلاقا** ۵۔ **جند الله تخطيطاً** ۶۔ **جند الله تنظيماً** ۷۔ **من أجل خطوة إلى الأمام على طريق الجهاد المبارك** ۸۔ **المدخل إلى دعوة الإخوان المسلمين** ۹۔ **في آفاق التعاليم** ۱۰۔ **كي لا نمضي بعيداً عن احتياجات العصر** ۱۱۔ **هذه تجربتي.. وهذه شهادتي** (۱۰)

قرآن مجید اپنے اسلوب بیان اور انواع مضامین کے لحاظ سے ایک منفرد اور یکتا کتاب ہے۔ اس کے الفاظ کا در و نسبت، اس کی تراکیب کی بندش، اس کے جملوں کی مہک خرامی، اس کے قوافی کی ندرت اور نغمگی، اس کے طرز بیان کی سحر انگیزی، اس کے استعارات و تشبیہات اور امثال و محاورات کی جدت طرازی اور اثر آفرینی بے مثل و بے نظیر ہے۔ قرآن کریم کی آیات اور سورتوں کے اندر مکمل ربط پایا جاتا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کسی نے لڑی میں موتی پرو

دیے ہوں۔ ایسی کتاب کی تفسیر کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

کامیاب مفسر وہ ہے جو قرآن مجید کی تفسیر اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق کرے اور اسے روح عصر کے علاج کرنے کا ذریعہ بنائے اور قرآن کے مقاصد واہداف کو بیان کرے کیونکہ قرآن کریم لوگوں کی طرف اللہ کا پیغام ہے اس میں وہ نظام، شریعت اور منہج شامل ہے جس کا فطرت انسانی تقاضا کرتی ہے نیز جسے اس کی تعلیمات نے روح اور جسم کی ضروریات کے توازن کو مد نظر رکھ کر بیان کیا ہے اور ایک فرد اور پورے معاشرے کی مصلحتوں کو مد نظر رکھ کر بیان کیا ہے۔ یہ تمام چیزیں انسان کی بھلائی اور خیر کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور اسے کامیابی کی طرف لے جاتی ہیں اور اسے دنیا اور آخرت میں کامیابی کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔

شیخ سعید حویٰ کی "تفسیر الأساس فی التفسیر" کا تعارف

شیخ سعید حویٰ کی تفسیر کا پورا نام "الأساس فی التفسیر" ہے۔ یہ کتاب عربی میں گیارہ جلدوں پر مشتمل ہے اور مکتبہ "دارالسلام للطباعۃ والنشر والتوزیع والترجمہ" جمہوریہ مصر العربیہ القاہرہ الاسکندریہ سے ۱۹۸۵ء میں پہلی بار چھپی۔

انہ کتاب علم و دعوۃ و تربیۃ و جھاد بآن واحد فھو کتاب تبصیر للمسلم فی ھذہ الروائد کلھا (۱۱)

"بے شک یہ بیک وقت علم، دعوت، تربیت اور جہاد کی کتاب ہے۔ نیز جدید دور کی مشکلات میں یہ مسلمانوں کے لیے بصیرت کی کتاب ہے۔"

شیخ سعید حویٰ کی تفسیر کے مقاصد

شیخ سعید حویٰ جب قرآن کی تفسیر لکھنے کی طرف متوجہ ہوئے تو بقول ان کے، ان کے پیش نظر کئی مقاصد تھے جن کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

۱۔ شیخ سعید حویٰ فرماتے ہیں کہ ان کے نزدیک ان کی تفسیر کا مقصد ہے کہ ایک ایسی مسلم شخصیت تیار کی جائے کہ جو عملی طور پر قرآن کی ترجمانی کرتی ہے اور ان کی تفسیر میں یہ خوبی موجود ہے کہ جب کوئی شخص اس کا مطالعہ کرتا ہے تو اس میں یہ خوبی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ عملی طور پر قرآن کی ترجمانی کرنے والا بن جاتا ہے۔

۲۔ سعید حویٰ اپنی تفسیر قرآن میں قرآن کریم کے ایک موضوع ہونے پر بہت وسیع گفتگو کرتے ہیں ان کے خیال میں یہ چیز قرآن مجید کو سمجھنے میں بہت مدد دیتی ہے اور قرآن مجید کے اعجاز کو ثابت کرتی ہے۔

۳۔ سعید حویٰ نے اپنی تفسیر قرآن میں جدید دور میں پائے جانے والے بہت سارے سوالات کے جوابات دیے ہیں اور اس کے لئے انہوں نے عصری علوم سے بھی استفادہ کیا ہے۔

۴۔ شیخ سعید حویٰ نے قرآن پر مختلف لوگوں کے شبہات کو بھی اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے اور پھر بھرپور انداز میں ان

کا مدلل جواب بھی دیا ہے۔

۵۔ شیخ سعید حویٰ نے اپنی تفسیر میں قاری کے لئے آسانی کو مد نظر رکھا ہے کہ اسے تفسیر کے مطالعہ کے دوران کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ نیز شیخ سعید نے اپنی تفسیر میں دیگر تفسیر کی امہات کتب کا خلاصہ نکال کر پیش کیا ہے کیونکہ لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ انہیں دلائل کے ساتھ خلاصہ مل جائے۔

۶۔ شیخ سعید حویٰ نے اپنی تفسیر کو جہلاء کی تاویلوں اور فلسفیوں کے فلسفہ سے الگ کر کے صحیح اسلامی عقیدے کو پیش کیا ہے اور فلسفیوں کے فسلفہ کا رد بھی پیش کیا ہے جو اہل سنت والجماعت کے مذہب کو چھوڑ کر اسلام کے خلاف کام کر رہے ہیں۔

شیخ سعید حویٰ کی تفسیر کی خصوصیات

زیر نظر تفسیر میں بھی بہت ساری خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اسے دیگر کتب تفاسیر سے ممتاز کرتی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

ا۔ تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کا حسین امتزاج

شیخ سعید حویٰ کی تفسیر کی پہلی خوبی یہ ہے کہ یہ تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کا حسین امتزاج ہے۔ شیخ سعید حویٰ اپنی تفسیر کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

ولقد حاولت فی المرحلة الاؤلی من العمل ان اضمن هذا التفسیر خلاصه التفسیرین و مجمل الفوائدالموجودةفیهما۔تفسیر ابن کثیر وتفسیر نسفی [۱۲]

اور پہلے مرحلہ میں عملی طور پر میں نے کوشش کی ہے کہ میں اپنی اس تفسیر میں تفسیر ابن کثیر (تفسیر بالماثور) اور تفسیر نسفی (تفسیر بالرائے) کا خلاصہ شامل کروں اور وہ فوائد بیان کروں جو ان دونوں تفاسیر میں ہیں۔ تفسیر ابن کثیر تفاسیر بالماثور میں اہم مقام رکھتی ہے اور تفسیر نسفی تفاسیر بالرائے میں اہم مقام رکھتی ہے۔ شیخ سعید حویٰ نے پوری کوشش کی ہے کہ وہ اپنی اس تفسیر میں دونوں تفاسیر کے خلاصہ اور فوائد کو مجمل انداز میں بیان کریں گے۔

الاساس فی التفسیر ایک بہترین تفسیر اور جدید نوعیت کا کام ہے کیونکہ پہلے جتنے بھی مفسرین گزرے ہیں، انہوں نے یا تو تفسیر بالرائے کو اختیار کیا ہے یا پھر تفسیر بالماثور کو۔ لیکن شیخ سعید حویٰ نے پہلی مرتبہ یہ کوشش کی ہے کہ وہ ان دونوں طرز کی تفاسیر کا ایک حسین امتزاج اپنے قارئین کے سامنے لائیں اور ان دونوں تفاسیر کا خلاصہ اپنی تفسیر میں پیش کریں۔ اس طرح انہوں نے اپنی تفسیر میں یہ اشارہ بھی دے دیا ہے کہ دونوں مکاتب فکر کے لوگ اس تفسیر سے بیک وقت بلا کسی جھجھک کے استفادہ کر سکیں۔

شیخ سعید حویٰ اپنی تفسیر کے بارے میں ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

اعتمدت فی الابتداء علی تفسیرین فقط هما تفسیر ابن کثیر و تفسیر النسفی، اذ لم یتوفر لی فی سجنی فی المرحلة التی ابتدأت فیها العمل الا هذان التفسیران۔

ابتدائی طور پر میں نے جن دو تفسیروں پر اعتماد کیا ہے وہ تفسیر ابن کثیر اور تفسیر نسفی ہیں کیونکہ میری قید کے دوران جب میں نے تفسیر لکھنی شروع کی ان دونوں تفسیروں کے علاوہ مجھے کسی اور تفسیر تک رسائی نہیں مل سکی۔(مقدمہ، الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۸)

ایک شبہ جو یہاں پیدا ہو سکتا ہے شیخ سعید حویٰ اس کا ازالہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

انه من الظلم لهذا التفسیر ان یقول قائل ان هذا التفسیر هو خلاصة لکتابین

"یہ ظلم ہے کہ کوئی کہنے والا یہ کہے کہ بے شک یہ کتاب ان دونوں کتابوں (تفسیر ابن کثیر و تفسیر نسفی) کا خلاصہ ہے۔" (مقدمہ، الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۹)

شیخ سعید حویٰ مزید کہتے ہیں کہ میرے خلاصہ بیان کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ یہ تفسیر صرف ان دو کتابوں کا مواد ہے بلکہ ان میں سے تو صرف چند باتیں ہی بیان کی گئی ہیں باقی تفسیر تو میری اپنی ہے۔

۲۔ نظریہ الوحدہ الموضوعیۃ القرآنیہ

شیخ سعید حویٰ کی کتاب "الاساس فی التفسیر" کی دوسری خوبی یہ ہے کہ اس میں شیخ سعید حویٰ کا نظریہ **الوحدة الموضوعیة القرآنیه** بیان ہوا ہے۔ شیخ سعید حویٰ کے نزدیک پورا قرآن ایک موضوع پر مشتمل ہے اور اس میں مکمل ربط پایا جاتا ہے۔ قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے ملا ہوا ہے۔ شیخ سعید حویٰ اس بارے میں فرماتے ہیں:

ان الخاصیة الاولیٰ لهذا التفسیر۔ فیما اعلم۔ نظریة جدیدة فی موضوع الوحدة القرآنیة

"بے شک اس تفسیر کی پہلی خاصیت جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس کا وحدت قرآن کے جدید نظریے کے موضوع پر مشتمل ہونا ہے۔"(مقدمہ، الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۱۴)

شیخ سعید حویٰ اپنے اس نظریہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

و لقد استطعت متوفیق اللّٰہ ان ابرهن علی ان کمال القرآن فی وحدة ایاته فی السورة الوحدة و کماله فی الوحدة الجامعة التی تجمع مابین سوره و آیاته علی طریقة لم یعرف لها العلم مثیلا

"میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ کوشش کی ہے کہ میں قرآن مجید کی ایک سورۃ کی آیات کے ایک موضوع پر مشتمل ہونے کو اور قرآن مجید کی تمام سورتوں اور ان کی آیات کے ایک موضوع پر مشتمل

ہونے کو جامع انداز میں اس طرح ثابت کروں کہ جس کی جہان میں کوئی مثال نہ ہو۔" (مقدمہ، الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۱۷)

شیخ سعید حویٰ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

و لقد فصلت فیہ تفصیلا استوعب ادسییات فی السورۃ الوحدۃ و السور فی القرآن کلہ

"نیز میں نے اس تفسیر میں ایک سورۃ کی آیات کے درمیان تعلق کو اور پورے قرآن کی تمام سورتوں کے درمیان تعلق کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔" (مقدمہ، الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۱۸)

اس سے واضح ہے کہ شیخ سعید حویٰ کے نزدیک قرآن کی تمام سورتوں میں ربط پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک سورۃ کی تمام آیات کے درمیان بھی ربط پایا جاتا ہے اور قرآن کی تمام سورتوں کی آیات میں بھی اور سورتوں کا آپس میں بھی ربط اس طرح پایا جاتا ہے کہ گویا وہ تمام ایک ہی موضوع پر مشتمل ہیں اور اس کی تفصیل بیان کر رہی ہیں۔

ان سب باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ شیخ سعید حویٰ کے نزدیک ان کی تفسیر میں سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہے جو انہوں نے نظم قرآن کے حوالے سے کیا ہے انہوں نے ربط قرآن کے حوالے سے ایک نظریہ پیش کیا ہے اور اسے اپنی تفسیر میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

نظریہ الوحدہ الموضوعیہ القرآنیہ کی تفصیل اور مثالوں سے اس کی وضاحت

شیخ سعید حویٰ کے نزدیک پورے قرآن کی اصل وبنیاد سورۃ فاتحہ ہے۔ سورۃ بقرہ دراصل سورۃ فاتحہ کی تفصیل ہے یعنی وہ اس کے معانی کو بیان کرتی ہے۔ پھر اس کے بعد والی سات سورتیں دراصل سورۃ بقرہ کی تفصیل بیان کرتی ہیں۔ اور باقی قرآن بھی سورۃ بقرہ سے جڑا ہوا ہے۔ اور سورۃ بقرہ کو سورۃ فاتحہ سے جوڑا گیا ہے۔ اس طرح سورۃ فاتحہ پورے قرآن کی اصل قرار پاتی ہے۔ نیز شیخ سعید حویٰ باقی تمام سورتوں کا آپس میں ربط اور ان کے مختلف حصوں کا آپس میں ربط بھی بیان کرتے ہیں۔ (الأساس فی التفسیر، ج۴، ۹۴)

شیخ سعید حویٰ اس اجمال کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سورۃ بقرہ مقدمہ، تین اقسام اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ سورۃ بقرہ کی پہلی بیس آیات اس کا مقدمہ ہیں اور سورہ آل عمران اس مقدمہ کی تفصیل ہے۔

سورہ بقرہ کا مقدمہ

سورہ بقرہ کی پہلی بیس آیات مقدمہ ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم کے مطابق لوگوں کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں: ۱۔ متقین ۲۔ کفار ۳۔ منافقین اور ان آیات میں ہر ایک کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔

سورۃ بقرہ کی باقی آیات کا تعلق بقیہ قرآن سے ہے۔ یعنی بقیہ قرآن سورۃ بقرہ کی باقی آیات سے جڑا ہوا ہے۔

سورہ بقرہ کی تین اقسام

قسم اول

سورہ بقرہ کی یہ قسم آیت نمبر ۲۱ تا ۱۶۷ پر مشتمل ہے۔ اس میں تمام لوگوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ ایسا راستہ اختیار کریں جو انہیں کامیابی اور تقوٰی (اللہ کے ڈر) کی طرف لے جائے تاکہ وہ ہر اس چیز کو جو اس کی منشا کے خلاف ہے، ترک کر دیں۔ (الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۳۳۶)

قسم ثانی

سورہ بقرہ کی یہ قسم آیت نمبر ۱۶۸ تا ۲۰۷ پر مشتمل ہے۔ اس میں دوبارہ تقویٰ کے مدلولات اور ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اور تقویٰ کے ارکان اور اس کی شروط کو بیان کیا گیا ہے اور ان چیزوں کو بیان کیا گیا ہے جو تقویٰ میں شامل ہیں اور اس کے دیگر معانی بیان کیے گئے ہیں۔ (الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۳۳۶)

قسم ثالث

سورہ بقرہ کی یہ قسم آیت نمبر ۲۰۸ تا ۲۸۴ پر مشتمل ہے۔ اس میں لوگوں کو مکمل طور پر اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی گئی ہے اور اس میں شرائع اسلام کا بیان تفصیل سے کیا گیا ہے اور ان چیزوں کی وضاحت بیان کی گئی ہے جن کے ذریعے اسلام کو قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس میں مال کے بارے میں اہم قوانین بیان کیے گئے ہیں۔ نیز اس میں اسلام کے اقتصادی نظام کے لئے اہم قوانین بیان کیے گئے ہیں۔ وہ نظام جو صدقات پر قائم ہے وہ نظام جو غیر سودی نظام ہے وہ نظام جس کی بنیاد ہمیشگی پر رکھی گئی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی مالکیت کو مقدم رکھا گیا ہے کہ ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ (الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۳۳۶)

سورہ بقرہ کا اختتام

سورۃ بقرہ کا اختتام آخری دو آیات پر مشتمل ہے۔ اس میں یہ تمام داخل ہے کہ انسان اپنے ایمان، فرمانبرداری، اطاعت اور توبہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی کمی بیشی پر معافی کا طلب گار ہوتا ہے۔ (الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۳۳۶)

اب دیکھیں! کہ کس طرح شیخ سعید حویٰ نے قرآن کی سب سے بڑی اور ضخیم سورۃ کو مختصر انداز میں پیش کیا ہے کہ سورۃ کا مکمل عرق نکال دیا ہے۔ اسے تین الگ الگ حصوں میں تقسیم کر کے ان کے مضامین اور ان کا تعلق اور اختتام سے ربط کو بیان کر دیا ہے۔

بقیہ قرآن کا سورۃ بقرہ سے تعلق

اس کے بعد شیخ سعید حویٰ بقیہ قرآن کا سورۃ بقرہ سے تعلق بیان کرتے ہیں جس کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے:

۱۔ سورہ بقرہ کی پہلی بیس آیات (الم) تا (ان اللہ علی کل شئی قدیر) تک ہیں اس طرح سورۃ آل عمران بھی (الم) سے شروع ہو رہی ہے اور (لعلکم تفلحون) پر ختم ہوتی ہے۔ دونوں کا مضمون ایک جیسا ہے۔ اس جگہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ آل عمران دراصل سورۃ بقرہ کی پہلی بیس آیات کی تفصیل بیان کرتی ہے۔

۲۔ سورہ بقرہ کی آیت نمبر (۲۱) کو دیکھیں اور سورۃ النساء کی آیت نمبر (۱) کو دیکھیں دونوں کا مضمون ایک جیسا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ النساء دراصل سورۃ بقرہ کی اس آیت کی تفصیل میں آئی ہے۔

۳۔ سورہ بقرہ کی آیت نمبر (۲۷) کو دیکھیں اور سورۃ مائدہ کی پہلی آیات کو دیکھیں۔ دونوں کا مضمون ایک جیسا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ مائدہ دراصل سورۃ بقرہ کی آیت نمبر (۲۷) کی تفصیل میں آئی ہے۔

۴۔ سورہ بقرہ کی آیت نمبر (۲۸) کو دیکھیں اور سورۃ انعام کی پہلی آیات کو دیکھیں۔ دونوں کا مضمون ایک جیسا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ انعام دراصل سورۃ بقرہ کی آیت نمبر (۲۸) کی تفصیل میں آئی ہے۔

۵۔ سورہ بقرہ کی آیت نمبر (۳۸) کو دیکھیں نیز سورۃ اعراف کی ابتدائی تین آیات کو دیکھیں۔ ان دونوں مقامات کا مضمون ایک جیسا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ اعراف دراصل سورۃ بقرہ کے اس حصے کی تفصیل میں آئی ہے۔

۶۔ سورہ بقرہ کی آیت نمبر (۲۱۷) کو دیکھیں اور سورۃ انفال کی ابتدائی آیات کو دیکھیں۔ دونوں کا مضمون ایک جیسا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ انفال اور توبہ دراصل سورۃ بقرہ کی اس آیت کی تفصیل بیان کرتی ہیں۔

اسی طرح شیخ سعید حویٰ نے باقی قرآن کا بھی سورہ بقرہ سے تعلق بیان کیا ہے۔

یہی وہ اہم کام اور نظریہ ہے جسے شیخ سعید حویٰ نے اپنی تفسیر میں بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور یہی ان کے نزدیک ان کی تفسیر کی سب سے بنیادی خاصیت ہے جو اسے دیگر تفاسیر سے ممتاز اور الگ کرتی ہے۔

۳۔ کلام کا خلاصہ بیان کرنا

الاساس فی التفسیر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ شیخ سعید حویٰ اس میں تفصیل بیان کرنے کی بجائے کلام کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ شیخ سعید حویٰ فرماتے ہیں:

والمسلم المعاصر یعجبه ان یاخذ خلاصة التحقیق بادلته المباشرة فی امر ما۔۔۔ ولقد راعیت فی قسم التفسیر هذه الضرورة بحیث لم أقدم فیه الا ما له مساس مباشر فی فهم القرآن دون

مخالط کثیر۔

"اور ہمارا ہم عصر مسلمان اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ کسی بھی معاملہ میں تحقیق کا خلاصہ اس کے دلائل کے ساتھ حاصل کرے اور میں نے اپنی تفسیر میں اس بات کا خاص خیال رکھا ہے سوائے ان مقامات کے جہاں فہم قرآن کی خاطر بغیر کسی قسم کے زیادہ مواد کو آپس میں ملط ملط کرنے کے تفصیل کو بیان کرنا ضروری تھا۔" (مقدمہ، الاساس فی التفسیر، ج ا، ص ۸)

اس جگہ واضح ہے کہ شیخ سعید حویٰ جدید تقاضوں کو مد نظر رکھے ہوئے تھے اور انہیں اس بات کا بہت اوراک تھا کہ کس طرح انہیں اپنا نقطہ نظر لوگوں تک پہنچانا ہے اور کلام اللہ کو اختصار کے ساتھ لوگوں تک پہنچانا ہے تا کہ لوگ اس سے اس کی طوالت کی وجہ سے بوریت بھی محسوس نہ کریں اور اس کے اختصار کی وجہ سے کسی مشکل میں بھی نہ پڑیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں جتنی تفصیل درکار تھی صرف اتنی بیان کی گئی ہے زیادہ تر اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

یہ وہ خوبی ہے جو دوسری کسی بھی تفسیر میں بہت کم پائی جاتی ہے اور اسی خوبی کی وجہ سے یہ کتاب بار بار چھپ چکی ہے۔

۴۔ جدید اور منفرد منہج

"الاساس فی التفسیر" کی ایک خوبی اس کا جدید اور منفرد انداز تفسیر ہے کہ مصنف جب بھی کسی سورۃ کی تفسیر بیان کرتا ہے تو اسے مختلف حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

جیسے المعنی الحرفی، المعنی العام، فصول شتی، فوائد التفسیر، کلمۃ فی السیاق وغیرہ وغیرہ۔

اور ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ بیان کر دیتا ہے تا کہ قاری کو بان سمجھنے میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تفسیر ایک عام قاری سے لے کر ایک ماہر عالم کے لئے برابر علم کا سامان رکھتی ہے۔ ایک عام قاری اپنی ضرورت کے مسائل پڑھ سکتا ہے اسے المعنی الحرفی، کلمۃ فی السیاق، سے اگر ضرورت نہیں تو کوئی بات نہیں وہ مسائل کو پڑھ لے اور ایک عالم جس کو ان تمام باتوں کا شوق ہے اسے یہ تمام چیزیں ایک ہی تفسیر میں مختلف انداز میں سب کچھ میسر آرہا ہے اور وہ اس سے خوب استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔ نیز اگر ایک شخص ربط قرآن کا شوق رکھتا ہے تو وہ کلمۃ فی السیاق کا مطالعہ کرے تا کہ اسے سیاق و سباق کا علم ہو سکے اور کلام میں ربط پیدا ہو سکے۔ یہ وہ خوبی ہے جو غالباً ہمارے برصغیر کی تفاسیر میں بہت کم ملتی ہے۔

۵۔ مختصر تفسیر

اس تفسیر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں غیر ضروری مواد یا غیر ضروری بحثیں موجود نہیں ہیں بلکہ اختصار

کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ شیخ سعید حویٰ فرماتے ہیں:

ومن مميزاته: أنه ليس فيه حشو، و ليس فيه الاماله علاقة بصلب التفسير وقد استبعدت منه كل قضية لم أعتبرها علمية۔ (۱۳)

"اور اس کی خوبیوں میں سے ہے کہ اس میں "حشو" نہیں (حشو سے مراد غیر ضروری مواد ہے) اور اس میں صرف وہ مواد ہے جو تفسیر سے تعلق رکھتا ہے اور تحقیق میں اسے دور رکھا ہے، ہر اس پر قضیہ سے جسے میں علمی نہیں سمجھتا۔"

اس جگہ شیخ سعید حویٰ نے واضح کر دیا ہے کہ اس میں کوئی بھی غیر ضروری کلام یا مواد نہیں جس طرح دیگر تفاسیر میں موجود ہے۔ نیز انہوں نے صرف اتنی ہی گفتگو کی ہے جو بہت ضروری ہے اور شیخ سعید حویٰ نے اس میں ایسی کوئی بات شامل نہیں کی جسے وہ علمی بات نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تفسیر کا مطالعہ کرنے والا اس بات کو واضح طور پر محسوس کرتا ہے کہ یہ ایک مختصر انداز کی تفسیر ہے جس میں کسی قسم کی طوالت نہیں بلکہ بعض مقامات پر خود صاحب تفسیر معذرت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اعتذار: كثيراً ما يحدث أن تتجمع التحقيقات في مكان واحد من التفسير وهذا يؤدي الى تضخيم قسم من التفسير (۱۴)

عذر: اس بارے میں بہت ساری گفتگو کی گئی ہے اور تفسیر میں ان تمام تحقیقات کو ایک جگہ جمع کرنا ممکن ہے کیونکہ یہ ایک ضخیم تفسیر بن جائے گی۔ (لہٰذا اس لئے معذرت کی گئی ہے کہ وہ تمام مواد یہاں نہیں دیا جاسکتا)

اس جگہ شیخ سعید حویٰ نے مطلوبہ مقام پر تفصیل بیان نہیں کی کیونکہ ان کے نزدیک اگر تفصیل بیان کی جائے تو تفسیر کی ضخانت کا خیال نہیں رکھا جاسکتا لہٰذا اسی وجہ سے تفصیل بیان نہیں کی اور معذرت کی ہے۔

٦۔ احادیث صحیحہ کا اہتمام

"الأساس في التفسير" کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مصنف نے اس میں احادیث نے اس میں احادیث صحیحہ کا اہتمام کیا ہے اور اس میں خاص طور پر احتیاط کی ہے کہ کوئی ایسی روایت بیان نہ کی جائے جو ضعیف یا موضوع ہو بلکہ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ اگر کوئی روایت محدثین میں مختلف فیہ ہے تو اسے بھی بیان نہیں کیا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی تفسیر میں اکثر صحیحین کی روایات کی بھرمار ہے یا دیگر ان کتب کی روایات بیان کی گئی ہیں جو امہات کتب قرار دی گئی ہیں۔ نیز ان روایات کے بیان کے ساتھ ان کا مقام بھی بیان فرماتے ہیں۔

مثال: حدیث بیان کرنے کے بعد اس کی سنداً حیثیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

قال الدارقطنی: إسناده صحیح [۱۵]

۷۔ اقوال ائمہ کو بیان کرنا

"الأساس فی التفسیر" کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں جہاں جہاں بھی کوئی ضرورت پیش آئی ہے کو مصنف نے ائمہ کے اقوال نقل فرمائے ہیں اور ان کے مسالک کو بیان کیا ہے۔

مثال

واختلفوا فی الجهر بالتأمین فی الصلاة الجهریة۔ قال الشافعیة: ان نسی الإمام التأمین جهر المأموم به قولاً واحدًا۔ وا أمن جهرا فالجدید انه لا یجهر المأموم والقدیم انه یجهر۔ ومذهب الحنفیة: عدم الجهر للإمام۔ وقال الجنابلة بالجهر۔

اور جہری نمازوں میں آمین بالجہر کے بارے میں آئمہ نے اختلاف کیا ہے۔

شافعی فرماتے ہیں: اگر امام آمین کہنا بھول جائے تو مقتدی ایک دفعہ اونچی آواز میں آمین کہے اور اگر امام جہراً آمین کہے تو جدید قول کے مطابق مقتدی اونچی آواز مین نہ کہے اور قدیم قول کے مطابق کہے گا۔

اور حنفیوں کا مذہب ہے کہ امام اونچی آواز میں نہیں کہے گا۔ اور حنبلیوں نے کہا ہے کہ امام بھی اونچی آواز میں آمین کہے گا۔

حوالہ جات

۱۔ سوریہ مشرق وسطیٰ کا ایک بڑا اور تاریخی ملک ہے۔ اس کا مکمل نام الجمهورية العربية السورية ہے۔ اس کے مغرب میں لبنان، جنوب مغرب میں فلسطین اور اسرائیل، جنوب میں اردن، مشرق میں عراق اور شمال میں ترکی ہے۔ سوریہ دنیا کے قدیم ترین ممالک میں سے ایک ہے۔ موجودہ دور کا سوریہ ۱۹۴۶ء میں فرانس کے قبضے سے آزاد ہوا تھا۔ اس کی آبادی دو کروڑ ہے جن میں اکثریت عربوں کی ہے. سعید حویٰ، شیخ، هذه تحريتي وهده شهادتي، ص۷

۲۔ قبیلہ بنو نعیم خود قبیلہ بنو الخزرج الانصاریہ کی ایک شاخ ہے۔

۳۔ یاسر بن حميد الانصاري، تاريخ قبائل الانصار في سائر البلدان و الاقطار، طبع اولی، ص۱۲۶

۴۔ سعيد حوىٰ، شيخ، هذه تحريتي وهده شهادتي، ص۷

۵۔ ایضاً، ص۱۱

۶۔ ایضاً، ص۱۰

۷۔ ایضاً، ص۲۲

۸۔ مقدمہ، الاساس فی التفسیر، ج۱، ص۱۱

۹۔ سعيد حوىٰ، شيخ، هذه تحريتي وهده شهادتي، مجله النذير النساء، الشام، ص۱۸

۱۰۔ سليم الهلالي، مولفات سعيد حوىٰ، دراسة و التقويم، مكتبه وهبة، القاهره، مصر، طبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۳ء، ص۲۴

۱۱۔ سعید حویٰ، مقدمہ، الأساس فی التفسیر، ج۱، ص۱۹

۱۲۔ مقدمہ، سلسلة الاساس في المنهج، ج۱، ص۹

۱۳۔ مقدمہ الأساس في التفسي ر، ج۱، ص۱۸

۱۴۔ الأساس في التفسير، ج۱، ص۱۳۲

۱۵۔ الأساس في التفسير، ج۱، ص۲۶